رجسٹر نقل فتاوی جامعہ دارالعلوم کراچی

عنوان	تبویب	مضمون سوال وجواب	نام و پتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاوی	فتوی نمبر مع رجسٹر نمبر
عید کارڈ اور [illegible] کا حکم					٥٨٧

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالی۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
اللہ تعالیٰ آپکا سایہ مبارک ہمارے سروں پر تا دیر رکھے۔ آمین۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ان مسائل کے بارے میں

عید کے موقع پر عید کارڈ ڈالنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟
آپکی کتاب فقہی مقالات کا مطالعہ کیا بہت پسند آئی اس کی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۹۸ پر لکھا ہے کہ کسی کی دیوار کو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر استعمال کرنا حرام ہے یعنی اس پر لکھائی کرنا۔ اشتہار لگانا وغیرہ۔

یہ بات آپ نے ووٹ کی اسلامی حیثیت کے تحت لکھی ہے
پوچھنا یہ تھا جیسا کہ آپکو معلوم ہے آجکل ہمارے مدارس عربیہ کے سالانہ جلسے ہوتے ہیں تو جلسہ کے اشتہارات سو فیصد مالک کی بغیر اجازت کے ان کی دیواروں پر لگائے جاتے ہیں۔ اور اسی لیے اکثر اشتہارات رات کو لگائے جاتے ہیں۔ جب لوگ آرام کر رہے ہوتے ہیں، اس لیے کہ کوئی شخص ہمیں منع نہ کرے۔ اور بعض مدرسہ والے اسلحہ سے اشتہارات لگاتے ہیں تاکہ ہمیں کوئی اشتہارات لگانے سے منع نہ کرے کیا ان اشتہارات کے بارے میں کچھ گنجائش ہے کیونکہ ان اشتہارات کے ذریعے سے دین کی اشاعت کی ایک صورت بنتی ہوئی نظر ہوتی ہے
تفصیل سے جواب عنایت فرما دیں۔
اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔
بندہ محمد انور اوکاڑوی

تاریخ: ۲۰۰۱ / ۴ / ۳۰ (جواب پشت پر ملاحظہ فرمائیں)

تاریخ نقل فتاویٰ	نام وپتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	تبویب	عنوان

الجواب ۷۸۶ حامداً ومصلیاً

① عید کے موقع پر اظہار مسرت کیلئے عید کارڈ بھیجنے کی رسم محض فضول رسم ہے۔ بظاہر یہ انگریزوں کے کرسمس کارڈ کی نقل ہے اگر عید کارڈ کسی جاندار کی تصویر پر مبنی ہو تو اسکے گناہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

② کسی کی ملکیت میں اُسکی اجازت کے بغیر کوئی تصرف کرنا شرعاً ناجائز ہے۔ لہٰذا مالک کی اجازت کے بغیر اُسکی دیوار استعمال کرنا، لکھائی کرنا، اشتہار لگانا جائز نہیں۔ لہٰذا اعلانات اور اشتہارات کیلئے کسی عوامی مقام پر اگر کوئی جگہ مخصوص ہو تو اُسے اس مقصد کیلئے استعمال کیا جائے لیکن شخصی اور سرکاری عمارتوں کی دیواروں کو استعمال کرنا درست نہیں ہے اسمیں کئی مفاسد پائے جاتے ہیں جنمیں سے چند یہ ہیں۔

① کسی کی ملکیت کو اُسکی اجازت کے بغیر استعمال کرنا قرآن وسنت میں اس پر سخت وعیدیں آئی ہیں، ابوداؤد کی ایک حدیث کے بارے میں اُستاذ محترم شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم تحریر فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی کو شہر چلتے ہوئے تیمم کرنے کی ضرورت پیش آگئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قریبی دیوار پر جاکر تیمم فرمایا۔ اس واقعے پر بحث کرتے ہوئے فقہاء نے یہ سوال اُٹھایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دوسرے شخص کی دیوار سے تیمم کیسے فرمایا؟ پھر اسکا جواب دیا ہے کہ تیمم کرنے سے دیوار کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا (یا مالک دیوار کی رضامندی کا آپکو علم تھا) اور یہ بات واضح تھی کہ کوئی بھی شخص اپنی دیوار سے تیمم کرنے کو منع نہیں کرسکتا۔ اسی لیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت کی ضرورت نہیں سمجھی، یہ جواب تو اپنی جگہ ہے لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب تیمم جیسے بے ضرر کام کے بارے میں یہ سوال پیدا ہو رہا ہے تو دیواروں کو جان بوجھکر خراب کرنے کی اجازت کیسے ہوسکتی ہے (ذکر وفکر صفحہ ۱۳۰)

② پوسٹر چسپاں کرنے کے کچھ دن بعد اشتہار کے اُکھڑنے سے اُسکے ٹکڑے زمین پر گرتے ہیں جس سے مقدس کلمات کی بے ادبی ہوتی ہے جیسا کہ عام مشاہدہ ہے

(جاری.....)

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

فتویٰ نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	تبویب	عنوان

③ ــــ بلکہ یہ ذرائع دراصل غیروں سے درآمد شدہ ہیں جس سے شریعت کا مزاج میل نہیں کھاتا۔

④ ــــ اگر کسی غیر شرعی پروگرام یا کاروبار کی لکھائی یا اشتہار ہو تو اس کیلئے دیوار کے استعمال میں مزید قباحت پیدا ہوگی۔

ان مفاسد کی بناء پر اشتہارات اور لکھائی وغیرہ سے احتراز کرنا لازم ہے۔ نیز دینی خدمت کیلئے بھی اُسے اختیار کرنا درست نہیں کیونکہ دینی خدمت کیلئے صرف جذبے اور مقصد کا نیک ہونا کافی نہیں بلکہ طریقۂ کار کا شرعی اور درست ہونا بھی ضروری ہے۔

فی ابی داؤد :- عن عمیر مولی ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ سمعہ یقول اقبلت انا وعبد اللہ بن یسار مولی میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی دخلنا علی ابی الجہیم بن الحارث بن الصمۃ الانصاری فقال ابو الجہیم اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نحو بئر جمل فلقیہ رجل فسلم علیہ فلم یرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتی علی جدار فمسح بوجہہ ویدیہ ثم رد علیہ السلام (ص ج ۱)

وفی بذل المجہود :- حتی اتی علی جدار وزاد الشافعی فحتہ بعصا وھو محمول علی ان الجدار کان مباحًا او مملوکًا لانسان یعرف رضاہ کذا. قالہ الحافظ (ص۲۰۲ ج ۱)

وفی المشکوٰۃ :- الا لا تظلموا لا یحل مال امرئ الا بطیب نفس منہ (الحدیث)

وفیہ ایضاً :- المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ (الحدیث)

وفی مجمع الضمانات :- لا یجوز التصرف فی مال الغیر الا باذنہ ولا دلالۃ (باب التصرف فی مال الغیر بلا اذن ص۱۲۷)

وفی الشامیۃ، لا یجوز التصرف فی مال غیرہ الا باذنہ ص۲۰۰ ج ۶

کسی کی دیوار میں لکھائی یا اسٹیکر یا اشتہار لگانا خواہ دینی ہو یا دنیاوی مالک کی بغیر اجازت مطلقاً ناجائز ہے۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب
محمد زبیر عفی عنہ
دارالافتاء — دارالعلوم کراچی ۱۴
۱۷-۳-۱۴۲۲ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۲۳ / ۳ / ۱۴۲۲ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۱۷-۳-۱۴۲۲ھ